مولای صل وسلم دائما ابدا درسِ حدیث علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک با قاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

سلام کا طریقہ اور فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ آقائے نامدار ﷺ نے ''سلام'' کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا :

یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ سوار پیدل جانے والے کو سلام کرے۔

وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ [1] اور کم تعداد والے لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا :

یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ اور چلنے والا شخص بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ [2] اور قلیل تعداد والے کثیر تعداد والوں کو سلام کریں۔

آنحضرت ﷺ نے بار بار بکثرت سلام کرنے کی تاکید فرمائی ہے ایک مقام پر اِرشاد ہے

اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَةٌ اَوْجِدَارٌ اَوْحَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ [3]

---

[1] مشکوة شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۳۲ [2] مشکوة شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۳۳

[3] مشکوة شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۵۰

یعنی جب تم میں کوئی (بھی) اپنے (مسلمان) بھائی سے ملے تو اُسے سلام کرنا چاہیے اگر اِن دونوں کے درمیان درخت دیوار یا پتھر آ جائے پھر ایک دُوسرے سے ملے تو اُسے (پھر دوبارہ دوسرے بھائی کو) سلام کرنا چاہیے۔

''سلام'' ایک طرح کی دُعا ہے ایک مسلمان کی دُوسرے مسلمان کے حق میں، دُعا کرنے سے حق تعالیٰ خوش ہوتے ہیں، بکثرت سلام کرنے والا اللہ کا مقبول بن جاتا ہے دُنیا و عقبیٰ میں اُس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں سلام سے محبت بڑھتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تمہارا اِیمان کامل نہیں ہوگا۔

وَلَا تُؤْمِنُوْا حتّٰی تَحَابُّوْا اور تمہارا اِیمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوگا جب تک تم ایک دُوسرے سے محبت نہ رکھو گے۔

اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلا دُوں کہ جس کو کرنے سے تم میں محبت پیدا ہو۔

اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ [1] آپس میں سلام بکثرت کیا کرو۔

اِس سے تمہارے تعلقات بڑھیں گے اور ایک دُوسرے سے محبت پیدا ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا اِیمان کامل ہو جائے گا اور تم خدا کی خاص رحمت کے مستحق ہو جاؤ گے۔

خود آنحضرت ﷺ کثرت سے سلام فرماتے اور عام طور پر سلام میں پہل فرماتے کیونکہ سلام کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور نیکی میں سبقت کرنا افضلیت کی بات ہے۔

آنحضرت ﷺ نے سلام کا جو طریقہ اُمت کو تعلیم فرمایا ہے خود بھی اُسی طریقہ پر سلام کرتے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بچوں کے مجمع

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۳۱

کے پاس سے گزر رہے تھے تو آپ نے اُنہیں سلام کیا۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ کو اولاد کی طرح محبوب تھے، حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ بہت ذی اِستعداد اور بڑی صلاحیتوں والے تھے اِس لیے چھوٹی عمر میں آپ کو آقائے نامدار ﷺ نے مسلمانوں کے ایک لشکر کا سردار بنایا، آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولِ اکرم ﷺ ایک مجلس سے گزرے اُس مجلس میں مسلمان بھی تھے یہودی اور مشرک بھی، تو آپ نے اُس مجلس کو سلام کیا، اِس سے یہ معلوم ہوا کہ جیسے اُمت کو تعلیم دی ہے کہ چلنے والا نہ چلنے والے کو اور تھوڑی تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں، خود بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اِس روایت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اگر اِس طرح کچھ لوگ ملے جلے بیٹھے ہوں تو اِعتبار مسلمانوں کا ہوگا اِس لیے (ان کی نیت کر کے) سلام کرنا ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص آقائے نامدار ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اِس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔

اس کے بعد ایک اور شخص حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہُ
آپ نے سلام کے جواب کے بعد فرمایا اِس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔
بعد میں ایک اور حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
آپ نے اُسے بھی سلام کا جواب دیا اور فرمایا اِس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔ [1]
گویا دُعائیہ کلمات جتنے بڑھ گئے نیکیاں اُسی قدر زیادہ ہوگئیں۔
اللہ تعالیٰ آقائے نامدار ﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۱ر فروری ۱۹۶۹ء)

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۴۴